

6891
/ 51A

وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ

نشد الحیدر که رسالت حق تعالی می‌تضمن به سوال و جواب نصرت المومنین به

منظار الکلام

6891
518

مصنفه جناب اسد علی میرزا ضامن نائب محافظه قزوین مجتبیٰ التوکلاری سرکاره

در مطبعه مطبعه لاج کتب کد

14	15	16	17
39	40	41	42
64	65	66	67
89	90	91	92
114	115	116	117
139	140	141	142
164	165	166	167

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً اُخذوا الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
 مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَالْہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْنَ۔ بعد یہ وہ رسالہ ہے جسکا تاریخ نام
 منظر الکلام جہدین گولڈ اسسٹ پاور می کے ایک برید اور اس ناچیز مسمی
 اسد علی مزار نائب محافظ دفتر مجلس مالگزار می علاقہ سرکار اصفی ولد حلج آغا
 ترک کا مباحثہ بالترتیب و تقریر تام و مفصل چہار فصل و یک خاتمہ سے۔

پہلی فصل میں بیان توحید و ما يتعلق بہ ہے۔

دوسری فصل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابن اللہ ہونیکا اعلان ہے۔

تیسری فصل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شفاعت کا بیان اور اسکا اعلان
 چوتھی فصل میں حرمت شراب و سوؤ و سوار و حلت ذبیحہ و ختنہ وغیرہ کا ذکر ہے
 پانچواں خاتمہ ہے جس میں صراط المستقیم پر رہنا مختص بابل اسلام ہے ثابت ہے۔

فصل اول۔ ایکہ وزکر متین صاحب نے جہد سے فرمایا کہ تم خدا کو پہچانو
 اور اس کے پیچ کو جاننا ایمان لاؤ کہ باعث عزت و ثناء و آخرت ہو۔

بشارت آپکے انجیل میں موجود ہے۔ (کہ اب جہان کا سردار آتا ہے) اس لئے از روی عقیدہ و عقل و بشارت انجیل کی اب ہم مسلمانوں ہی کا حق ہے کہ تمام جہان کی مخالفین و مشرکین کو دعوت راہ حق دین نہ کی تم کر ستن چھٹا نے یہ سکر ایک ضعیف و نحیف سخن خارج از مبحث یہ کیا کہ جب تم انجیل کو مانتے ہو تو کیوں اوسکے مطابق عمل نہیں کرتے اور عقیدہ نہیں رکھتے۔ جواب دیا گیا کہ وہ کون کون احکام یا اصول میں جن پر ہم عمل نہیں کرتے۔ کر سین صاحب نے فرمایا

اوّل یہ کہ خطیہ کا کتبائے فقرہ ساتھ میں ہے کہ (باب اور کلام اور روح قدس یہ تینوں ایک ہیں آسمان پر گواہ) یعنی جیسے باپ اور بیٹا اور روح قدس کہتے ہیں۔

دوم انجیل یوحنا کی پہلی سطر میں لکھا ہے کہ (ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔)

سوم اسی انجیل کی بائبل آیت میں لکھا ہے کہ (جس نے مجھے دیکھا اوس نے باپ کو دیکھا تو کیوں کر کہتا ہے کہ باپ کو نہیں دیکھا کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ ہوں اور باپ مجھ میں ہے)

چہارم اسی انجیل کے باب (۵)، آیت (۲۲) میں ہے کہ باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اوس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی) پنجم پولس صاحب جو خط قرنتھ کو لکھا ہے اوسکی بائبل فقرہ (۲) میں لکھی

اس جہت سے کہ نہ آپ کو علم غیب اور نہ آپ نے قبل از بحث ثابت
 میں خدا اور مسیح کو نہیں پہچانتا باوجود اسکی آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ میں
 اور مسیح کو نہیں پہچانتا۔

ہم اس جہت سے کہ خدا کا پہچاننا اور اس پر ایمان لانا مسلمہ عزت
 انہیں اور اگر ہے تو ان دونوں میں باہم کیا ملازمہ ہے۔ اور تمام
 یا اور خود حضرت مسیح خدا پر ایمان کامل رکھتے تھے مگر کسی کو عزت دنیا
 مل نہ تھی بلکہ تمام انبیاء بڑے بڑے مصیبتوں میں اور بلاؤں میں مصائب اور
 مارے حتیٰ کہ خود عیسیٰ علیہ السلام بقول آپ کو مصلوب و مغلوب ہوئے ہمیشہ
 دنیا سے نفرت کرتے رہے۔ پس آپ کس بنا پر مجھے تحریص عزت
 و ترغیب دین مسیح دے رہے ہو۔ علی الخصوص اس صورت میں کہ نخل
 کی باٹ پند رہوین کے چوبتل وین آیت میں لکھا ہے کہ دین اسرائیل
 ہر کی کہوئی بہیر یونکی سوا دوسرے کے لئے نہیں بھیجا گیا اور سیطیح
 یل متی کی باٹب آیت میں حضرت مسیح نے اپنے حواریوں سے تاکید فرمایا
 سوائے اسرائیل کے کہوئے ہوئے بہیر یونکی دوسرے کے پاس نہ جاؤ
 آپ نصرائیان سوائے گمراہ اسرائیلیوں کے دوسرے کو ہدایت نہیں کر سکتی
 اہل اسلام بوجہ اسکے کہ خدا کو مستجمع جمیع صفات کمالیہ اور شمرہ
 مات سلیسے جانتے ہیں اور تمام انبیاء و انکو بندہ خدا اور مومنین ائمہ
 انستے ہیں اور کتب آسمانی تو ریت اور اجیل اور قرآن کو مانستے ہیں اور

وہ صاحب اجزا ہوگا اور جو صاحب اجزا ہوگا محتاج ہوگا اپنی وجود میں اجزا کا
وہ ممکن الوجود ہوگا پس یہ عقیدہ متہارے قول اول کے لازم آتا ہے۔
کہ واجب الوجود ممکن الوجود ہو یہ ناممکن ہے۔

اور دوسرا یہ قول کہ (ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا)
یہ بھی کلام خدا نہیں الحاقی فقرہ ہے اس لئے کہ یہ فقرہ آپ کے دوسرے ناجائز
پایا نہیں جاتا سوائے اسکے کہ کلام مخلوق ہے اور خدا خالق نہ مخلوق خالق
ہو سکتا اور نہ خالق مخلوق اور نہ ابتدا میں کلام ہو سکتا کیونکہ مخلوق کا قدیم ہونا
لازم آئیگا اور جبکہ کلام خدا تھا اور خدا کے ساتھ تھا اس صورت میں لازم آئیگا
کہ خدا خدا کے ساتھ تھا یہ قطعاً محال عقلی ہوا اس لئے معنی نفس لنفس باطل ہے
تیسرا قول بھی کلام خدا نہیں اس لئے کہ جب حضرت مسیح کا دیکھنا عین خدا کا دیکھنا
ہوگا تو لازم آئیگا کہ جیسو حضرت مسیح صاحب جسم و محتاج اکل و شرب تھے معاً
ایسا ہی خدا ہی تھا یہ قول قطعاً لغو ہے۔

چوتھا قول بھی کلام خدا نہیں اس لئے کہ جب اللہ جل شانہ اپنے سارے صفات
عدالت بیٹی کو سپرد کر دیا تو خود صفت عدالت سے معز بن جائیگا اور یہ محال
عقلی ہے اس لئے کہ صفات واجب الوجود واجب الوجود کی عین ذات ہے
منجملہ ان کے صفت عدالت ہی اس کا عین ہے عین کا علیحدہ ہونا یا کسی کو سپرد
کر دینا مستلزم زوال عین ہر جو ذات واجب الوجود میں قطعاً محال عقلی ہے۔
پانچواں قول بھی باطل ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ کا خدا صورتیں آنا
محال عقل ہے اس وجہ سے کہ تمام مخلوقات و حکما کی مسلمات سے ہے کہ نسل

مسیح خدا کی صورتوں میں ہو کے خدا کی برابر ہونا غنیمت نہ جانا بلکہ اوس
 آدم کی صورت پکڑی آپ کو پست کیا مرنے تک فرمان پر دار رہا۔
 لیل عقلی حضرت مسیح کی خداوند ہونگی یہ ہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا
 آسمان پر گیا اور خبر غیب دیا اور کوڑی اور اندھیرا دروازہ کو خچکا کیا۔
 ب۔ اے کرستین صاحب آپلی سوال اول میں جواب کہ خطا تو خا لکھا ہے
 آپ۔ اور کلام۔ اور روح قدس۔ یہ تینوں ایک ہیں آسمان پر گواہ
 جس تین خدا کی آپکی کتاب کے خلاف ہے اس لئے کہ آپ نے فقط
 خدا پر اکتفا کی حالانکہ آپ کی کتاب سے چہ خدا ثابت ہوتے ہیں سابق
 میں آسمانی۔ اور تین زمین کے چنانچہ اوسى خط کے اوسى باب کے
 ہشتم میں لکھا ہے (اور تین ہیں زمین پر گواہ۔ روح۔ پانی۔ آہو
 یون ایک پر شفق ہیں) اب ہم آپکے سوال اول کو بدلائل عقلی و نقلی
 رتے ہیں۔ اسی کرستین صاحب آپ توحید فی التثلیث اور تثلیث
 توحید جو بیان فرمائی ہیں اس سے واجب الوجود کا ممکن الوجود ہونا لازم
 ہے۔ اس لئے روح القدس اور حضرت مسیح واجب الوجود کی غیر ہونگی یا
 بصورت اولی ترکیب لازم آئیگی اور جس میں ترکیب لازم آئی وہ محتاج
 اپنی وجود میں غیر کا اور جو محتاج ہوا اپنی وجود میں غیر کا وہ ممکن الوجود
 ہے۔ اور بصورت ثانیہ واجب الوجود اور حضرت مسیح اور روح القدس
 تینوں کا باوجود خارجی ایک ہونا لازم آئیگا یہ محال عقل ہوا اس لئے الفکا
 سے عین کا ہو کا یا نہ ہو کا بصورت اولی قابل مشمت ہو کا اور جو قابل مشمت

عبادت کر۔۔۔ خلاف اس حکم کے اکثر عیسایان دوسرے مکانات کی دروازوں میں
بُت بٹھاتے اگر کوئی بُت پانی میں سے یا جھاڑ میں سے نکالا گیا تو اس کا نام
بُت مَجْرَم نہ کہتے ہیں۔ اور سرکار سے اس بُت کے نام زمین بطور انعام
عطا ہوتی ہے۔

سوّم اور کتاب زبور کی باب ۱۶ آیت (۱۶) میں لکھا ہے کہ آسمان پر خدا
کا نذیر کوئی نبی اللہ نہیں قدسی جو اوسکی گردہ میں تعظیم کے لائق ہیں ان احکام
سے سوائے خدا کے دوسرا خدا نہیں اور نبی اور قدسی جو اوسکے گردہ میں
فقط تعظیم کے لائق ہیں ثابت ہوا سوائے ان احکام کے صحیفہ سلیمان
علیہ السلام کے باب ۱۶ آیت دس میں اور صحیفہ بریسا بنی کی باب ۱۶ آیت میں
اور کتاب سموئل بنی کی باب ۱۶ آیت میں اور کتاب ملا بنی کے باب ۱۶ آیت
میں اور کتاب ذکر یا بنی کے باب ۱۶ آیت نو میں لکھا ہے کہ بغیر خدائی واحد کے
کوئی دوسرا خدا نہیں جو بندگی کے لائق ہو۔

اور اگر رسول پولس صاحب جو خط تم طائوس کو لکھی ہیں اوسکے باب ۱۶
کے فقرہ سولہ میں ہے کہ دِلَقاً فقط اوسے کو ہے وہ اوس نور میں رہتا ہے
جسے کوئی نہیں پہنچ سکتا اوسے کسی انسان نے نہیں دیکھا اور نہیں
دیکھ سکتا (اے کرستین صاحب آیا یہ صفات حضرت مسیح میں موجود تھیں
جو تم حضرت مسیح کو خداوند کہتے ہو۔

اور انجیل یوحنا کی باب ۱ آیت (۳) میں لکھا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے
کہ وہ جسے چاہے اسی خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے پہچان ہی جا میں ۔

پنی صورت نوعیہ کو کس طرح نہیں چھوڑتی پس اس صورتین واجب الوجود
صورت نوعیہ انسانی اسکا فی قبول کرے خلاف عقل ہے۔

ن الوہیت کا سارا کمال محسوس تھا، یہ دعویٰ آپکی پوس صاحب کا بچہ
مطل ہے۔ اول اسوجہ سے کہ واجب الوجود قدیم ہے مسیح حادث تھے
یہ کہ واجب الوجود اپنے قیام میں کسی کا محتاج نہیں اور مسیح جمیع اعضاء
شرب مکان وزمانکی محتاج تھی۔ سو ہم یہ کہ واجب الوجود غالب ہے
مسیح مغلوب تھے اسوجہ مصلوب ہوئے۔ چہارم یہ کہ واجب الوجود
میں اور مسیح مری تھے۔ پنجم یہ کہ واجب الوجود رازق ہے اور حضرت
روح تھے ششم یہ کہ واجب الوجود مطلق ہے اور حضرت مسیح سایل تھے
دعا مانگتے تھے غرض جنی صفات کالیہ واجب الوجود میں ہیں اور نہیں سے
حضرت مسیح میں نہ تھے یہ تو دلائل عقلی تھے اب ہم آپکی کتب مسلمہ مقبولہ
لمان الوہیت حضرت مسیح ثابت کرتی ہیں۔

یہ کہ کتاب تورات کے حصہ موسوم بہ استثنا کی باب آیت ۳۹ میں
ہے کہ (خداوند وہی خدا ہی جو اوپر آسمانی ہے اور نیچے زمین کے ہے او
سوائے کوئی نہیں)

ب تورات کے حصہ خروج کی باب آیت (۳) میں لکھا ہے (کہ میرے
نیرے لئے دو سرا خدا ہوں تو اپنے لئے کوئی صورت یا کسی چیز
رست جو اوپر آسمان یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت
ور اوکھا نام تک نہ لے تو اپنے تین اونکی آگے ست جھکا اور نہ اونکی

صورت نوعیہ و چوبی جھوڑ کر صورت نوعیہ انسانی امکانی قبول کرے
دوم بھہ کہ عیسیٰ علیہ السلام جو بغیر باب کے پیدا ہوئے اس سے بھہ
لازم نہیں آتا کہ حضرت مسیح کا باپ خدا اگر لازم آئیگا تو آدم علیہ السلام
کے نسبت بطریق اولیٰ لازم آئیگا کہ اوکا باپ خدا تھا اسلئے کہ انکو تو
نہ باب تھا اور نہ مان چنانچہ باب اول تورات کی آیت میں لکھا ہے کہ حضرت
آدم کو اللہ نے بغیر مان اور باپ کے پیدا کیا اور اسی کتاب کی باب آیت
میں ہے کہ ہوا علیہ السلام کو اللہ نے آدم کی پسلی سے پیدا کیا اس سے
ظاہر ہے کہ قادر مطلق کی ذات سے بھہ امر محال نہیں کہ بغیر مان اور باپ کے
پیدا کرے کیونکہ اللہ نے بغیر آدم کے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اس
صورت میں مادے سے بطریق اولیٰ پیدا کر سکتا ہے۔

سوم بھہ کہ موسم بارش میں ہزار ہا حشرات الارض بغیر مان اور باپ کے پیدا ہوتے
ہیں اور ڈکوری بغیر زر کے پیدا ہوتی ہے پس اس کیڑے کے بغیر زر کے
پیدا ہونے سے معاذ اللہ یہ نہیں لازم آتا کہ اس کیڑے کا باپ خدا ہے
دلیل چہام نقلی بھہ ہے کہ کتاب زبور کی باب آیت ۲۴ میں ہے کہ (تو میرا نجات
دینے والا ہے اور اس نے اپنا پلو تھا بھی ٹھہرایا ہے) اے کرستین حساب
قاعدہ کلیہ ہے کہ جب دو امرون میں تماض ہوتا ہے تو دو لاساقط ہو جاتے
ہیں مثلاً زید خود شراب پیتا ہے اور اس نے عمر سے کہا کہ شراب حرام ہے
تو کیون پیتا ہے اس صورت میں دونوں کا اعتراض ساقط ہو جائیگا اور شراب
کا حرام ہونا مسلم رہے گا وہی صورت بیان آپ کے عقیدہ کی ہے کہ آپ کھتے ہیں

ے کر سین صاحب اس آیت انجیل کے مطابق ہمارا اعتقاد اور تمام اہل اسلام
معتقد ہے کہ خدا کو ایک اور مسیح کو بھیجا ہوا یعنی رسول جانتے ہیں مگر تم
انسان اسکو خلاف تبلیث اور الوہیت مسیح کے قایل ہو جو صریح عقلاً و نقلاً
باطل ہے جسے ہم نے تمہارے کتب مسئلہ بطلان کئے۔

دوسری فصل حسین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابن اللہ ہونیکا بطلان ہے۔
کرستین صاحب نے فرمایا اچھا صاحب حضرت مسیح خدا بنتی پر خدا کے بیٹے
اور روح القدس تو تھے جو ہمارے چاروں اناجیلوں میں لکھا ہوا ہے۔
اور دلیل عقلی سے بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے جو
یکو قرآن میں بھی موجود ہے اور ہمارے انجیل میں پیارے بیٹے کے لفظ
سے خدا نے مسیح کو نجات کیا۔

جواب

سخت افسوس ہے کہ اپنے اسکو تو مان لیا کہ مسیح خدا بنتے پر اسکو نہ مانا کہ حضرت
مسیح خدا کے بیٹے نہ تھے اور نہ کسی دلیل کو اپنے رو کیا باوجود اسکے پہاڑی
پر اصرار ہے تاہم ہم آپ کے کتب مسئلہ اور دلیل عقلی سے اسکو رد کرتے ہیں۔
اول دلیل عقلی یہ ہے کہ تمام عقلاً و حکماً کا مسئلہ ہے کہ نسل نوعی اپنی صورت
نوعیہ کو کس طرح نہیں چھوڑتی یعنی نوع انسان کا بچہ نوع فرس سے ہوا یا نوع
فرس کا بچہ نوع انسان سے یا نوع گندم کی جگہ نوع جوار اور نوع جوار
کی جگہ نوع گندم پیدا علیٰ ذل القیاس جتنی نوعیں دنیا میں ہیں وہ اپنی صورت
نوعیہ کس طرح نہیں چھوڑتیں پس یہ عقلاً محال عقلی ہے کہ واجب الوجود کا بیٹا

مراد امر خدا یا فرشتہ خدا ہے چنانچہ آپکی کتاب خرقائل کی باب آیت^{۲۴} میں ہے کہ (خرقائل کو خدا کی روح نے اٹھا کر کسیدیون کے ملک میں پہنچا دیا) اور اسطرح انجیل متی کے باب آیت ایک میں لکھا ہے (مسیح روح کی وسیلہ سے بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اس سے آزما دے) ان ویلیون سے ثابت ہے کہ روح نے جو خرقائل کو شہر بابل میں پھونچا دیا اور حضرت مسیح کو بیابان میں لایا وہ فرشتہ یا امر خدا تھا۔

اب رہا یہ امر کہ مسیح کا آسمان پر جانا اوس کی بیٹی ہونی کی دلیل ہے یہ بھی صحیح نہیں اس لئے کہ کتاب پیدائش کی باب آیت میں لکھا ہے کہ جنوک یقیناً سو پینسٹھ برس کے بعد غائب ہوئی اور کتاب سلاطین کے باب آیت میں ہے کہ الیسا بنی ایک بگولی میں ہو کے آسمان پر چلے گئے پس اگر آسمان پر جانا مستلزم ابن اللہ ہے تو یہ بھی ابن اللہ تھے حالانکہ تم ان کو نہ ابن اللہ کہتے ہو نہ خداوند۔

اب رہا یہ کہ معجزات کا حضرت مسیح سے صادر ہونا یہ بھی نہ مستلزم ابن اللہ ہے اور نہ الوہیت چنانچہ کتاب مقدس کے بیان سلاطین کے باب آیت میں لکھا ہے کہ الیسا بنی کی دعا سے بیوہ عورت کا مشکلی کا پانی اور لوٹکا ہٹیل قحط کے دفع ہونے تک یعنی تین سال تک تمام نہوا۔ اور اوسی کتاب کی باب آیت میں ہے کہ یسع بنی نے کہا رے چشمون میں تھوڑا نمک ملا کر فرمایا کہ ٹیٹھے ہو جاؤ وہ نام چشمے فوراً میٹھے ہو گئے۔ اور اوسی کتاب کے باب آیت میں ہے کہ یسع بنی کے کہنے سے ایک بڑی عورت کو بیٹا ہوا۔ اور کتاب

کہ حضرت مسیح خدا کی پیاری بیٹی ہیں اور کسی بنی کو نہیں کہتے حالانکہ آپ کی لائے
 میں موجود ہے کہ داؤد تو پیارا بیٹا ہے پس جب کتاب سے سوائے مسیح کے
 دوسرے بنی کا خدا کا پیارا بیٹا ہونا ثابت ہوا تو اس صورت میں دو نو کچا پیارا
 بیٹا ہونا ساقط ہو جائیگا فقط بنی اور رسول ہونا باقی رہیگا جس کو ہر صاحب
 عقل سلیم تسلیم کرتا ہے۔ سوائے اس کے اور بہت سے مقامات پر آیا ہی
 چنانچہ کتاب زبور کے باب اول کی دوسری آیت میں حضرت داؤد کو خدا نے
 بیٹا کہا اور صحیفہ سلیمان کے باب اول کی آیت دس میں حضرت سلیمان
 کو۔ اور صحیفہ یسعی بنی کی باب اول کی دوسری آیت میں اور کتاب ہوسع بنی
 کی باب اول کی آیت دس میں بیٹی کا لفظ موجود ہے اور خود تمہاری انجیل
 مستی کی باب آیت ۱۸ میں لکھا ہے کہ (تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے
 اور تمہارا مادی مسیح) اور سی طرح اسی انجیل کے باب آیت ۱۸ میں لکھا ہے
 کہ (میں اوپر اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا
 کے پاس جاتا ہوں) ان دو نو آیات انجیل میں حضرت مسیح نے سب کو
 خدا کا فرزند کہا ہے پس کیا وجہ ہے کہ تم نصرانی فقط حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا
 کہتے ہو اور دوسروں کو نہیں پس بھیہ تمہارا اعتقاد خلاف عقل و نقل ہی اور اکثر
 مقامات انجیل میں خداوند عالم حضرت مسیح کو اے ابن آدم اور کہیں اے
 ابن داؤد کے خطاب سے مخاطب کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح
 فرزند حقیقی خدا تھے۔

اب رہا یہ امر کہ روح قدس سے تم مراد خدا لیتے ہو بھیہ بھی صحیح نہیں بلکہ روح سے

سورہ ایں ہے ۔ اوس سے سب گناہ ہمارے جس دسی (اور میسرے فقرہ
 میں ہے) اوس نے اپنے تین سب گناہ میں دیا (ان دلائل سے ہم نظر فرمائیں
 کی سجات ثابت ہے ۔

جواب

پولس صاحب تمہارے مسلم و مقبول شخص ہیں اون کے اقوال ہم پر حجت نہیں
 سوائے اس کے بھہ اقوال خود آپ کی کتاب مقدس کے خلاف ہیں چنانچہ
 کتاب خروج کے باب آت آیت ۲۱ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے کھا
 (اے اللہ تو اون کے گناہ معاف کر نہیں تو تو مجھے اوس فقرے میںٹو
 آواز آئی کہ اے موسیٰ میرا جس نے گناہ کیا ہے اوسے میںٹو دنگا اپنے منٹو
 کے دن اون سے حساب لوں گا) بھہ آیت حضرت مسیح کی کفارہ کے خلاف ہے
 اور صحیفہ خرقا بل ملاحظہ ہو جس میں لکھا ہے کہ (جب کسی سرزمین کے آدمیوں
 پر اون کی خطاؤں کے باعث بلا نازل کروں تو ہر چند اوس میں بھہ تین شخص
 یعنی نوح اور دانا ئل اور ایوب ہوں تو فقط اوکی جان بسبب اون کی صدا
 کے بچی گی مجھے اپنی حیات کی قسم ہے کہ دے اپنی بیٹی یا بیٹے کو نہ چھوڑا
 سکیں گے) بھہ آیت کس قدر صریح و واضح ہے پھر اس پر بھی سمجھنا کہ حضرت
 مسیح ہمارے گناہ بخش دے کمال نادانی ہے بھہ احکام تو تورات کے تھے اب
 آپ اپنی خاص انجیل کے احکام ملاحظہ فرمادیں جو انجیل مسی کے باب آیت ۲۱ میں ہے
 کہ (ترجیب تک کوڑی کوڑی ادا نہ کرے وہاں سے کسی طرح نہیں چھوڑیگا) اس
 آیت سے ثابت ہے کہ جب تک آدمی اپنے اعمال کے حساب سے بری ذمہ نہ ہو

بیان سلاطین کے باب آیت دس میں ہے (یسع بنی کے لہنے سے رد شاہ ارم کا کوڑ جاتا رہا۔ اور اوسے کتاب کے باب آیت ۱۱ میں ہے کہ لشکر کے آدمی یسع بنی کے کھنے سے اندھے ہو گئے اور پھر دوسرے روز دنیا ہو۔ اور کتاب یسوع کے باب آیت ۱۱ میں لکھا ہے کہ امور یونکی لڑائی میں حضرت یو کے حکم سے کامل بارہ گھنٹے زاید وقت مفر رہے چاند اور آفتاب نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کئے اور حضرت موسیٰ کے معجزہ بھی آپ کی کتاب میں موجود کہ حضرت کے عصا کے اشارہ سے بحر قلزم کا پانی ہٹ گیا اور عصا کے اشارے پر بھر بھٹ گیا اور اس سے بارہ چشمے جاری ہوئے پس ان جملہ معجزات سے ثابت ہوا کہ آسمان پر جانا اور کوڑی اور اندھے کو اچھا کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا مختص یہ حضرت مسیح نہ تھا بلکہ دوسرے بنی اور رسولوں سے بھیہ معجزے ظاہر ہوئے پس ایسے معجزات کا ہونا مستلزم ابن اللہ والوہیت ہی تو معاذ اللہ اور رسول اور بنی ابن اللہ یا خدا تھے حالانکہ نہ وہ ابن اللہ ہیں اور نہ خدا اور نہ ان کو ابن اللہ اور خدا کہتے ہو تو پھر حضرت مسیح کو تم کیوں ابن اللہ اور خدا کہتے ہو درحقیقت حضرت عیسیٰ بنی اور رسول اور خدا کے دوست تھے جس کو ہم نے خود تمہارے انجیل سے ثابت کیا۔

فصل سوم بطلان شفا مسیح میں

ان جملہ جرات میں سے کسی ایک جواب کار و کرستین صاحب نے نہیں ہو سکا آخر الامر جنگ اگر بھیہ فرمایا کہ خیر مسیح کے خون کے باعث ہماری نجات نہ ہو گی اور دلیل اول یہ کہ بولس صاحب نے جو خط قلیبیون کو لکھا ہے اس کے باب کے

بخش سکتے۔

چوتھی فصل میں حرمت شراب و سوار ملت ختنہ وغیرہ کا ذکر ہو

تمام انسبیا و اہل مذاہب کا اس امر پر اتفاق ہے کہ عمل حسنہ کے کوئی نتیجہ
ستحسن بہین مرتب ہوتا لیکن بخلاف اس کے آپ لوگ اصول سابقہ و حکام

لاحقہ ہر چار اناجیل چھوڑ کر پولس صاحب کے خیالی احکاموں کی پیروی کرتے ہو
اور شریعت پر عمل بہین کرتے اور اپنے کو آزاد قرار دیتے ہو حالانکہ خود عیسے

علیہ السلام نے اپنے تمام عمر میں کبھی کوئی امر خلاف خدا نہیں کئے اور نہ کسی
شرع کو رد فرمائے چنانچہ انجیل متی کے باب آیت میں لکھا ہے (میں تورات

کو اور نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرتے آیا) یعنی اگلوں
سے کہا گیا کہ نہ مانوئے نہیں بہتین کہتا ہوں کہ شہوت سے کسی عورت پر نکاح نہ

اور اگلوں سے کہا گیا کہ جھوٹی قسم خدا کی نہ کہا پر میں بہتین کہتا ہوں کہ ہرگز قسم نہ کھاؤ
نہ خدا اور نہ آسمان زمین کی۔ اور تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ اگلوں کے

بدلے اگلوں اور دانت کے بدلے دانت پر میں بہتین کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ
مک مت کر بلکہ جو تیرے دھننے گال طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے

طرب پھیر دے) یہ ہیں احکام تورات جو حضرت مسیح نے پورا کی اور عمل کرتے
کو تائید کی دیکھو انجیل متی کے باب آیت کو (جو عمل کرے اور سکھاوے

وہ آسمانی بادشاہت میں بڑا کھلا دیگا) مگر بخلاف اس کے پولس صاحب
اپنے خط جو کلیثون کو لکھے ہیں اس کے باب فقرہ میں ہے۔ (تم جب خدا کو نہیں

جانستے تھے تو زندگی کرتے تھے جب خدا کو بھیانا تو کیوں دوبارہ اصول سننا

نجات نہ پاوے گا۔

اور اوسی انجیل کے باب آیت ۱۱ میں ہے (نہ ہر ایک مجھے خداوند کہتا ہے
آسمان کی بادشاہت میں شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہو
لے گا) پس جو شخص خدا کی مرضی مطابق نہ چلا ہو وہ بہشت میں داخل
نہ ہوگا۔ اور اس آیت سے زیادہ صاف صریح حکم سنئے جو اوسی انجیل کے
باب میں لکھا ہے کہ (زید کی ماں اپنے دونوں بیٹوں کو لینے یعقوب اور یوحنا کو
لے کر حضرت عیسیٰ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی میں چاہتی ہوں کہ میرے
دونوں بیٹے آسمانی بادشاہت میں تیرے پاس ایک دسٹے بازو پر دھرا
بائیں بازو پر بیٹھے آپ نے فرمایا کہ میرے اختیار میں نہیں بلکہ میرے باپ کے
اختیار میں ہے یعنی اللہ کے) جب حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو
بہشت میں اپنے پاس بٹھانے کا دمہ نہیں لیا تو پھر آپ کا خیال کہ مسیح نے
سب گناہ ہماری بخشش کے خلاف واقع ہوا۔ اور خود پولس صاحب جو خطرہ دیون کو
لکھ اوس کے باب فقرہ چہر میں لکھے ہیں کہ وہ (ہر ایک کو اوس کے کاموں کے
موافق بدل دے گا) شاید پولس صاحب اپنا پہلا بہول گئے یعنی (اوس نے سب گناہ
مہربانے بخش دیے اور اعمال کے بدلے کے قابل ہوئے ہیں۔ اور کاشفات
یوحنا کے باب فقرہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ (قیامت کے روز کتابیں کھولی گئیں
ہر ایک کے ساتھ اور ان کے اعمال کے موافق عمل کیا گیا۔ پس ان جملہ دلائل
سے ثابت ہے کہ جو شخص جیسا کریگا ویسا بدلہ پاوے گا اور حضرت مسیح کے عہد کے
نفاذ سے کسی نصرانی کی نجات نہیں اور نہ حضرت مسیح خود کسی کا گناہ نذر حکم خدا

میں ہے (کیا ہم شریعت کو باطل کرتے ہیں ایسا نہ ہو بلکہ ہم شریعت کو قائم کرتے) پھر اسکے خلاف اسی خط کے باب فقرہ میں لکھے ہیں کہ (شریعت قہر کا سبب اسلئے جہاں شریعت نہیں وہاں نافرمانی نہیں) اس حکم میں شریعت پر چلنے والے مقہور مٹھرائے گئے معاذ اللہ پولس صاحب تو تمام نبیوں کو جو شرع پر چلتے تھے مقہور بنا دیا۔ اور پھر اسکے خلاف اسی خط کے باب فقرہ میں ہے کہ (شریعت تو پاک اور حق اور خوب ہے) اور ایسا ہے مختلف احکام پولس صاحب شراب اور ناپاک چیزوں کی استعمال کرنے میں کبھی درست اور کبھی نادرست تحریر کی ہیں چنانچہ جو دوسرا خطرہ سیون کو لکھا گیا اس کے باب کے فقرہ میں ہے کہ (متہار ابھائی خرام کاریا شرابی ہو اس سے نکال دو اس سے صحبت نہ رکھو اور اس طرح جو خط تم ملاؤ اس کو لکھا ہے اس کے باب کے فقرہ اول میں ہے کہ) کلیسا کا نگاہبان شرابی بنو اور پھر خلاف میں اس کے اسی خط کے باب فقرہ میں ہے کہ (تھوڑی سی پی پی پانی نہ پی م وہاں کرسٹن صاحب عجب آپ کی پولس رسول میں کہ بھی شراب کی مانگت اور پھر اسی ظہین اجازت اور طرفہ یہ کہ پانی سے شے پاک و بھتر اور باعث زندگی کی شہما کی مانگت اور شراب کو جو مزیل عقل و باعث فتنہ و فساد و ہلاکت ہے اس کی اجازت نہایت حیرت ہے۔

خود
 اب ہم شراب کی مانگت کے بارے میں جو احکام خدا انبیاء و سلف پر نازل ہوئے ہیں
 متہاری کتاب مقدس میں لکھے ہوئے ہیں اور ان کو لکھتے ہیں۔ کتاب مقدس میں
 ب۔ اجار کے باب آیت میں لکھا ہے (شراب یا کوئی چیز جو نشہ کرنی والی ہو نہ پیو

۱۰۔ جو ہے جو اے پولس صاحب اس زمانہ میں ہوئے توحید سدا
پوچھنے کے لائق تھا کہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ کیا خدا کو نہیں پہچانتے
تھے جو آخر عمر تک خدا کی بندگی کرتے رہے یہ خدا شناسی پولس صاحب
کا حصہ ہے جو ایک خدا کو متن خدا بنا دیا اور شریعت پر چلنے والوں کو خدا بنا دیا
ٹھہرایا جو عقلاً و نقلاً بکلیج جہت باطل ہے۔ اور نئی پولس صاحب حسن و قبح
عقلی کے بھی قایل نہیں تمام افعال بد کو بد نہیں جانتے چنانچہ جو خطایوں کو لکھ
ہے اوس کے باب اول کے فقرہ ۱۱ میں ہے (جب تم آزاد ہوئے اور شریعت
پر عمل کرنا نہیں تو پھر گناہ کیسے) اور جو خط بھلا رویوں کو لکھا گیا اوس کے
باب فقرہ ۲۰-۲۲ میں ہے کہ (کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اوس کے
سامنے راست باز نہ ٹھہرے بلکہ راست بازی یسوع مسیح پر ایمان لانے سے
لمتی ہے) اور اوسے خط کے پہلے فقرہ ۱۱ میں ہے کہ (ہم شریعت کے اختیار
میں نہیں فضل کے اختیار میں ہے) ان حکمون سے نہ کوئی شریعت باقی ہے
اور نہ کوئی برّ افضل بڑا ٹھہرا اور پھر اس کے خلاف اوسے خط کے باب فقرہ
۱۱ میں لکھتے ہیں کہ (جو کوئی اچھا کام کرے گا کیا غلام کیا آزاد و لیا بد لایا و لگا
اگر ہم میں تناقض کو سمجھو کاتب پر محمول کریں یا بیخبر خیال کریں کہ یہ فقرہ الحاق
ہے تو بیخبر بھی نہیں ہو سکتا اسلئے کہ جب ہم اون کے دوسرے خطوں
دیکھتے ہیں تو ان میں بھی اجتماع نقیض و ضدین پاتے ہیں چنانچہ جو خط پولس
رویوں کو لکھا ہے اوس کے باب فقرہ ۱۱ میں ہے (آدمی ایمان سے بلا عمل
شریعت راست باز ٹھہرتا ہے)۔ اور پھر اس کے خلاف اوسے خط کے فقرہ ۱۱

کے بابت آیت سے بھی اس کی غلطی ثابت ہے لیکن (ہر شخص کی خستہ
 کی جائے جو گھر وہ لوگوں میں سے کٹ جائیگا) یہ حکم خدا وہ ہے جس کے
 تمہیں تمام انبیاء سلف کے اور خود حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی اور اپنی تمام
 امت سے تمہیں کروائے پس یہ حکم خدا پولس صاحب کے کھنے سے متروک
 کرنا اور اپنی بنی کی چال کو چھوڑنا بجز گمراہی کے اور کیا کہا جائے۔ اور کتاب افعال
 کے باب فقرہ ۴ میں لکھا ہے کہ (بعض تمہارے دلوں کو یہ کھ کے پریشان
 کیا کہ ختنہ کرو اور شریعت پر چلو لیکن روح القدس اور ہم نے یہ بھتر جانا کہ ان
 ضروری باتوں کی سوائے تم پر کچھ بوجھ نہ ڈالیں کہ بتوں کی چڑائی ہوئی اور گلا
 گھونٹے چیزوں اور حرام کاری اور لہو سے پرہیز کرو) یہ حکم بطرس صاحب نے
 ختنہ کرو اور شریعت پر چلنے کو منسوخ کیا اور بتوں کی چڑائی ہوئی اور گلا
 چیزوں کے حکم کو بحال رکھا آخر یہ مسئلہ بھی قائم نہ رہا چنانچہ جو خط قسطنطین کو
 تحریر ہوا اس کے باب فقرہ دس میں ہے کہ (جس کا دل ضعیف ہو وہ بتوں کی
 قربانی کہانے پر دلیر نہ ہوگا) اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ختنہ بنی تھے معاذ اللہ
 قوی دل نہ تھے جو بتوں کی قربانی کھانے سے پرہیز کرتے تھے اور خود تمہارا
 کتاب مقدس موسوم بہ خروج کے باب ۲۲-۲۳ میں ہے کہ (غیر معبودوں کے
 نام کی قربانی نہ کھا اور جو کوئی خداوند کے سوا کسی معبود کے لئے قربانی
 کرے مار ڈالا جاوے) مگر اس کے خلاف پولس صاحب جو خط طیطس کو
 لکھے ہیں اس کے باب ۱ کے فقرہ پانچ میں ہے کہ (پاک لوگوں کے لئے
 سب کچھ پاک ہے اور ناپاکوں کے لئے کچھ بھی پاک نہیں) یہ حکم قطعاً غلط

کچھ ہمیشہ کے لئے عہد ہے م جب خداوند عالم نے خود تمہاری کتاب میں ہمیشہ
 کے لئے بطور ابدی حکم ممانعت مسکرات فرمایا تو پھر کسی طرح سے پولس صاحب
 اس کے مجاز نہیں کہ شراب پینے کو جایز کر دین۔ اور کتاب سلیمان علیہ السلام
 باب ۲۳ آیت میں حکم خدا ہوا کہ (جب می لال لال ہو اور اس کا عکس جام پر پڑے
 اور وہ اپنی خوبی دکھلاوے تو تو اس پر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کے
 مانند کاٹی ہے یعنی تیری آنکھیں بیگانہ عورت سے لڑیں گی اور تیرا دل ٹھنڈا
 نکالے گا) یہاں حکم انگلستان اور جملہ نصاریٰ انصاف فرما دیں کہ اس
 حکم سے جو تمہاری کتاب مقدس میں ہے قلیل شراب کا پینا بھی حرام ہو گیا
 کہ جب خداوند عالم شراب پینے والی کو منع فرماتا ہے تو قلیل شراب کا پینا بطریق
 اولیٰ ممنوع ہو گیا۔ اور نیز کتاب لیس بنی کے باب ۳ آیت میں اور کتاب خرقا
 کے باب ۳ آیت میں اور کتاب دانا ل کے باب ۱ آیت میں اور کتاب حقوق
 بنی کے باب ۳ آیت میں مذمت و ممانعت شراب موجود ہے۔

اور اس طرح ختنہ کی ممانعت بھی کسی انجیل سے نہیں پائی حاتی مگر پولس صاحب
 ختنہ کو کہیں درست اور کہیں نا درست لکھے ہیں لکھے ہیں چنانچہ جو خط
 پولس صاحب رومیوں کو لکھے ہیں اس کے باب فقرہ میں ہے (ختنہ
 فائدہ مند ہے اگر تو شریعت پر عمل کرے) اس حکم سے ختنہ کا فائدہ مند
 ہونا پایا جاتا ہے مگر جو خط قرنتوں کو پولس صاحب تحریر فرماتے ہیں اس کے باب
 فقرہ میں ہے (ختنہ کچھ نہیں اور نا مختونی کچھ نہیں) اس حکم اور پہلے حکم میں
 اجتماع نقیض لازم آتا ہے جو قطعاً غلط ہے اور خود کتاب مقدس کی بیان پیدا

میں ہے کہ (ہر ایک جس حالت میں بلایا گیا اوسی حالت میں رہی) اس میں
 تناقض لازم آتا ہے کہ حکم اول میں تو یہ ہے کہ ہر ایک بنوت کر سکتا ہے اور اس
 حکم میں کہ ہر ایک جس حالت میں بلایا گیا اوسی حالت میں رہے لہذا ہر دو حکم با
 ہیں۔ اور پولس صاحب جو خطر و مہین کو لکھے ہیں اوس کے باب کے فقرہ ۲۳
 میں تحریر فرماتے ہیں کہ (اپنی بیٹی کو جو بیاہ دیتا اچھا کرتا جو بیاہ نہیں دیتا بہتر کرتا)
 اور اوسی خط کے باب کے فقرہ چھ میں ہے کہ (جو دن کو ماننا خدا کے واسطے
 اور جو نہیں ماننا خدا کے واسطے اور جو کھانا خدا کے واسطے اور جو نہیں کھانا خدا
 کے واسطے) غرض کہ یہ جتنے پولس صاحب کے احکام ہیں وہ سب لٹا بیٹھ کا مجموعہ
 اور ایک اضداد کا شیرازہ ہی اوس پر عمل کرنا کمال نادانی کی دلیل اور
 لڑائی کی سبیل ہے اور طرفہ سننے کہ پولس صاحب اوسی خط کے باب فقرہ
 بن فرماتے ہیں کہ (یہ باتیں جو میں لکھتا ہوں خداوند کے احکام ہیں) کہ معاوضہ
 خداوند عالم ایسے احکام مختلف خلاف عقل کسی نبی کو نہیں فرمایا پولس صاحب
 ویسی اجازت تمام شہیاہ حرام اور مکروہ کھانے کی دیا اور اس حکم سے یہ بھی
 معلوم ہوتا ہے کہ پولس صاحب خدا کے رسول تھے گر تم لوگ ایسا نہیں جانتے
 بلکہ رسول خضر مسیح سمجھتے ہو۔ اور یہ قول پولس صاحب کہ جو کچھ قصا ہوں کی
 و کانون میں بکتا ہو سو کھاؤ اور دینی امتیاز کر کے نہ پوچھو یا یہ جو اس سے خط میں تحریر
 فرماتے ہیں کہ کھانے پیٹ کے لئے ہیں یہ مخالفت ایک کتاب مقدس موسوم بہ جہا
 باب آیت کی ہے کہ (خداوند عالم اپنا تہرا دن پر لا دیکھا جو سوار کا گوشت اور کڑو
 مان کھاتے ہوں) اور خود خاص و ممتاز کہنا رسان اعمال اس کے باب فقرہ آٹھ میں

خلافت عقل ہے کیونکہ اگر پاک لوگوں کے لئے سب کچھ پاک ہوتا تو لازم آتا کہ
 معاذ اللہ تمام انبیاء شراب پیتے زنا کرتے اور سو رکھاتے حالانکہ ایسا نہین کی
 پس جبکہ لازم باطل ہوا تو ملزوم بھی باطل ہوا علیٰ ہذا القیاس اگر ناپاکوں کے لئے
 کچھ بھی پاک نہین تو پانی سی شے جو تمام ناپاک کو پاک کرتا ہے وہ خود ناپاک ٹھہرتا
 ہے جو خلاف عقل ہے اور اس حکم کے خلاف بھی فرماتے ہیں چنانچہ جو خط
 قلیبیون کو لکھا گیا اس کے باب فقرہ آٹھمین ہے کہ (جتنی چیزیں پسندیدہ
 اور پاک ہیں اس پر غور کر عمل کرو) اور پھر اس کے خلاف قرنتینوں کے
 خط کے باب فقرہ پچیس میں لکھے ہیں کہ (سب کچھ قصابوں کی دوکانوں میں
 بکتا ہے سو کھاؤ دینی امتیاز کر کے مت پوچھو) اور ردیوں کو جو دوسرا خط
 لکھا گیا اس کے باب فقرہ ۲۲ میں فرماتے ہیں کہ (سب کچھ میرے لئے حلال ہے
 مگر سب کا موقع نہین) واہ کرستین صاحب کیا خوب ابگی پولس رسول ہیں جو
 موقع پر حرام حلال ہوتا ہے اور حلال حرام۔

اور طرفہ سنئے جو خط پولس صاحب نے قرنتینوں کو لکھا ہے اس کے باب فقرہ ۳۱
 میں لکھا ہے کہ (تم سب ایک ایک کر کی بنوت کر سکتے ہو) یہ حکم مجید و جبر غلط
 ہے اول اس وجہ سے کہ بغیر حکم خدا کے کسی کے جانب سے نہین ہوتا پس یہ
 فرمانا پولس صاحب کا کہ تم سب بنوت کر سکتے ہو قطعاً غلط ہو گیا دوم اس جہت سے
 کہ بنی خدا کے طرف سے ہدایت کے لئے امور ہوتا ہے جب سب بنی ہو گئے تو
 بطلان ہدایت لازم آئیگا اس لئے کہ ہدایت ہدایت ہدایت ہدایت ہدایت ہدایت
 ہوئے سو وہ ہر موم اس وجہ سے کہ اس کے خلاف ادسی خط کے باب آیت ۱۱

ہو سکتا اس لئے کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ بت پرستوں میں بُت پرست
 اور خدا پرستوں میں خدا پرست اور بھیہرگز جائز نہیں۔ اور اس سے زیادہ
 عذر کرنے کے لائق کہ تم سب نصاریٰ کا یہ اعتقاد ہے کہ جلدانا جیل کلام
 ہے مگر پولس صاحب نے جو خط کلیثون کو لکھا اوس کے باب اول کے فقرہ ۱ میں
 لکھتے ہیں کہ (جو سری انجیل کے سوا دوسری انجیل سنی یا سنائی وہ ملعون ہے
 پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ تم انجیل متی دلو قادیون خاکی سنی اور سنائی والے
 بقول پولس صاحب ملعون ہو اور پولس صاحب فقط تمہیں کو ملعون نہیں کہنا
 سنا واللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بھی بہت کچھ بُرا لکھا ہے چنانچہ
 پولس صاحب جو خط رومیون کو لکھے ہیں اوس کے باب فقرہ ۱۵ اور باب
 فقرہ ۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ (سیح گناہ کے سبب سے موم) اور جو خط کلیثون کو
 لکھا ہے اوس کے باب فقرہ ۱۲ میں ہے (سیح ہمارے لئے لعنتی ہوا) واللہ
 ہمیں معلوم کہ تمہاری عقلوں پر کیسا غفلت اور نا سمجھی کا پردہ پڑا ہے کہ جو تم کو
 اور تمہارے نبی کو بُرا لکھے اور تمہاری کتاب کے احکاموں کو بدل دے اوس کو بُرا
 ہادی قرار دے اور سب اچھا سمجھے اور ہم اہل اسلام کو کہ تمہارے نبی ایسے
 مسیح کو رسول خدا اور نام گناہوں سے پاک و بُرا جانیں بُرا کہو بہت حیرت ہے
 اور تم نے اپنے نبی کا حکم جو انجیل متی کے باب ہے کہ (کسی بچکانہ عورت کو نظر
 شہوت سے نہ دیکھ) مگر اس حکم کے خلاف شب کنشت یک دوسرے کی
 عورت سے بغل گیر ہو کے ناچنی اور گاتی اور شراب پیتی اور بھاتی اور ہوار کہانی
 کھاتا ہر خنک منافقت خود تمہارے کان سے جو سنے اور ثابت کہ میں تمہارا

بطرس صاحب کے قول سے بھی مکروہ چیزوں کے کہانی کی مذمت اور ذبیحہ کی حلت
 ثابت ہے اور تمہاری کتاب مقدس میں بیکہ الفاظ زبان عبرانی موجود ہیں (تجلیاؤ
 کا بشر) یعنی فرج کرو کہا، مگر تم نصرانی بغیر فرج کھاتے ہو اور پولس صاحب نے گلا
 گھونٹی کی کہانی سے منع کیا جس کا حوالہ اوپر ہم نے دیا مگر تم خلاف عمل کرتے ہو
 اور تمہاری کتاب مقدس موسوم بہ استشار کے باب ۲ آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ
 (تم اپنے بھائی کو سود سے قرض ندم) مگر تم لوگ خلاف اس کے برابر سود سے
 روپیہ دیتے اور لیتے ہو حتیٰ کہ خاص اس کی ایک دوکان موسوم بہ بنک مقرر
 اگر نصرانیوں کا روپیہ جس ہو کر سود پر لیا دیا جاتا ہے۔ مگر آپ پولس صاحب کو
 اس فقرہ پر کہ ہم آزادین فقط ایمان کافی ہے عمل ضرور نہیں جو قطعاً خلاف عقل
 و نقل ہے عمل کرتے ہو اور خود رسول یعقوب کے خطا بائ کے فقرہ، این صفا
 حکم موجود ہے کہ (ایمان بے عمل مردہ ہے) اور ایسا ہی انجیل متی کے باب
 آیت ۲۱ میں لکھا ہے مگر تم پولس صاحب اور بطرس صاحب کو اپنا ہادی قرار دیکر
 ان کے احکاموں کو جو خلاف عقل و نقل ہے سنا اور عمل کیا اور اپنے مسیح
 کا حکم جو انجیل متی کے باب ۲ آیت دس میں ہے (تم ہادی مت کہلاؤ) پس
 پشت ڈالو۔ آپ لوگ پولس صاحب کے احکاموں کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے
 توصاف طور پر آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ کچھ اقوال ہرگز رسولوں کی نہیں ہیں چنانچہ
 مشتبہ نمونہ از خردار سے جو خط قرنتیوں کو لکھا ہے اس کے باب فقرہ ۲۱
 میں فرماتے ہیں کہ (میں پہے شریعت والوں میں پہے شریعت سا اور شریعت الیٰں

جیسا ہے جائیں اس آیت کے مطابق سوائے مسلمانوں کے کسی نیک
کا ایسا اعتقاد نہیں کہ خدا کو اکیلا اور مسیح کو بھیجا ہوا یعنی رسول جانا اسلئے
ہم مسلمانوں کو ہمیشہ کی زندگی لینے قیام بہشت حاصل ہو گا نہ تم کو کیونکہ تم تو تین
خدا یعنی باپ اور بیٹا اور روح القدس بل کر ایک خدا کہتے ہو اور مسیح کو رسول
نہیں بلکہ بیٹا جانتے ہو۔ کہ (جو اقرار کرے کہ یسوع مسیح خدا کے طرف سے وہ خدا
کی روح ہے اور جو مسیح کو خدا کے پاس سے آیا ہوا نہ کہے وہ مخالف ہی) اس حکم
کے مطابق یہی مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح کو بھیجے ہوئے خدا کے
جانتے اور روح اللہ کہتے ہیں مگر تم لوگ مسیح کو خدا جانتے ہو جیسا کہ پولس رسول
جو خط قرنتینوں کو لکھے اوس کے باب اول کے فقرہ دومین ہے کہ (ہر مکان
مکان میں یسوع مسیح کا نام جو ہمارا اور اوستا خداوند ہے لیا کرتے ہیں) پس
اس قول کے موافق تم مخالف اور ہم موافق ہیں۔

دلیل سوم انجیل متی کے باب آیت ثمین لکھا ہے کہ (نہ ہر ایک مجھے خداوند کہتا ہے
آسمان کی بادشاہت میں شامل ہو گا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے
یعنی خدا کے حکم پر اس حکم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تم نصرانی جو حضرت مسیح
کو خداوند کہتے ہو آسمانی بادشاہت میں داخل نہ ہون گے بلکہ ہم مسلمان
جو شریعت پر مطابق مرضی خدا کے عمل کرتے ہیں داخل بہشت ہون گے
چہارم پولس رسول جو رومیوں کو لکھے ہیں کہ (تمہارا بہائی حرام کار شرابی ہو
اور سے نکال دو) اس حکم سے بھی ثابت ہوا کہ ہم مسلمان رہنے کے لائق اور تم نہ لائق
نکال دینے کے قابل۔

اپنے کو آزاد قرار دیکر تمام گروہاتوں کو جائز رکھا ہے یہی تمہارے اعمال میں
 اور تمہاری عدالت کے یہی حالت کہ بغیر روپیہ لئے لینے سٹاپ کسی کی
 فریاد نہیں سنتے اور اگر مقدمہ فوجداری ہو تو بہ حیلہ جرمانہ روپیہ وصول فرماتے
 اور پھارت کی یہ حالت کہ بعد ازال منی و اخراج پیشاب کے بغیر بانی سے پاک کئے
 اوشہ جاتے آیا مجھ حکم خدا ہے یا کسی نبی کا ارشاد ہے غرض کہ تم لوگوں نے
 امورات دنیا جتن ترقی کی ہے ویسا ہی دین میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے
 ہوا سئلے ایسے افکاروں سے اللہ تمہارے سے ناراض ہو کے تمہاری کتاب
 کو منسوخ کیا اور ہمارے نبی پر کتاب بھیجا چنانچہ تمہاری کتاب مقدس حصہ سوم
 بہ کتاب ہر شیخ نبی کے باب آیت گیارہ میں زبان عبرانی یہ لکھا ہے (دست)
 کل موسا حکامہ حادشاہ و شمشاہ و کل مباداہم یعنی باطل کردگان تمام
 خوشیوں کو تمہاری اور حجون کو تمہاری اور مہینوں کو تمہارے اور مفتون کو
 تمہارے اور عیدون کو تمہاری پس موافق اس حکم کے اللہ نے تمہاری عید
 و حج کے احکام کو بدل دیا اور بجائے تقسیم شبنہ مبعثہ مقرر کیا اور تمہاری انجیل
 میں تو نہ احکام حج ہیں اور نہ تقسیم التوار ہے جو یہ حکم آپ پر صادق آوے
 سوائے اس کے اور بہت سے ثبوت ہم اہل اسلام کا دین حق پر ہوا۔
 آپ کی کتب سلمہ و مقبولہ سے لکھتے ہیں۔

پانچواں خاتمہ جس میں صراطِ مستقیم پر ہونا مختص اہل اسلام ہی بہت
 دلیل اول ہمارے حق پر ہو چکی یہ ہے جو انجیل متی کے باب آیت تین میں لکھا ہے کہ
 ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ دے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے

ہریر و شلمین آگے کوئی نامختون داخل نہ ہوگا) اس حکم کے مطابق
 ہر ایک سوا سے ہم مسلمانوں کے وہاں دوسری حکومت نہیں اور قبل ازین
 اہل یورپ کے بادشاہ متفق ہو کر بیت المقدس مسلمانوں سے لینا چاہا
 جب وعدہ الہی آخر سلطان صلاح الدین کی فتح ہوئی اور تمام نصاری
 شکست۔

ہم اسی کتاب مقدس کی باب آیت دو میں لکھا ہے کہ (تو ایک نے نام سے
 بلا جائیگا جو خداوند کا منہ خود بخود تجھے رکھ دیگا ایک خیر گروہ قوی ہوگی اور سب
 ست باز ہوں گے وہ ابد تک اس زمین کے وارث ہوں گے اور ان کے
 اتحاد ایک ابدی عہد باز ہوگا اور ان کی نسل قوموں کے درمیان نامور ہوگی اور
 رائیٹ شاہان اور نئے رہیگا جیسا دو لہا دو کہن ہے۔) اس آیت میں فر
 م سے مراد اسلام ہے جس کو خدا نے اپنے کلام میں ظاہر فرمایا ہے اور
 باری انا جیل میں کہیں بہتارا اپنا نام نہیں بلکہ وہی پُرانا نام بنی اسرائیل ہے۔
 ر حیر گروہ سے مراد عرب ہے جو قوی اور درست باز ہوئے اور زمین بیت المقدس
 ابد تک بھی یہی مسلمان وارث ہوئے نہ نصرائی۔ اور ابدی عہد باز ہونے
 اور قرآن ہے نہ انجیل کیونکہ انجیل میں کوئی نیا عہد نہیں ہے بلکہ وہ عہد عتیق
 عمل کر نیکا حکم ہوا جیسا کہ انجیل متی کے باب میں ہے کہ میں اوریت کو منسوخ
 نے نہیں آیا بلکہ جاری کرنے لہذا انجیل کو جو آپ نے سو سو م بہت جدید کیا ہو
 بن سکتا بلکہ عہد جدید قرآن مجید ہے اگر بقل آپ کے عہد جدید انجیل کو مان

پنجم یسوع بنی کی کتاب باب آیت ۱۷ لکھا ہے کہ (خداوند اپنا قہر اون پر لاوے گا جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزیں کھاتے ہیں) اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ تم علامہ سور کا گوشت کھانے والے مقہور خدا اور مسلمان علی الموم سورہ نفرت رکھنے والے مرحوم ہیں۔

ہشتم آپ کی کتاب مقدس میں ہے (ہر شخص کا ختنہ کی جائے جو نہ کرے وہ شہ رگ کون میں سے کٹ جائیگا) اس حکم سے بھی ثابت ہوا کہ تم ختنہ نہیں کرنے والے راہ راست سے کاٹے گی اور ہم ختنہ کرنے والے نہیں۔

ہفتم آپ کو پولس رسول جو رومیوں کو لکھے ہیں کہ (ختنہ فائدہ مند ہے اگر تو شر پر چلے) اس حکم سے بھی ثابت ہے کہ ہم مسلمان فائدہ مند ہیں اور تم ضرر میں ہو۔

ہشتم کتاب بایسی بنی میں لکھا ہے کہ (میں غیر قوموں کو اپنی قوم کہوں گا اور اسے جو پیارے نہ تھے پیارے کہوں گا) میں نے خداوند عالم جو بنی اسرائیل کو پیار کرتا تھا ان کے عوض اب غیر قوم یعنی اہل اسلام کو پیارے کہا۔

نہم تمہاری کتاب مقدس حصہ موسوم بہ خرقاقل کے باب آیت ۱۷ میں لکھا ہے کہ (کوئی دلکھا ناختون اور جسم کا ناختون اجنبی زادہ میری مقدس میں داخل نہوگا) اس حکم میں جسم کو ناختون سے مراد تم نصاریٰ ہو اور دل کے ناختون سے مراد یہود ہیں کیونکہ ان کا ختنہ ہونا ہے اسلئے تم ہر دو فرقہ اور اجنبی زادہ دو سر فرقہ کے لوگ بہت المقدس میں سوائے ہم مسلمانوں کے داخل نہیں ہوتے

زیر فرمان ہے یا اہل نصاریٰ کے پس ان جملہ دلائل سے ثابت ہر کہ ہم مسلمان
 کا ہی دین حق ہے۔ یہ بزرگی اہل اسلام کی سن کے کرستن صاحب نے لکھن
 فرمایا کہ تمہارے بنی تو حضرت اسمعیل کی نسل سے ہیں جو کثیر زادی تھی۔

جو آب دیا گیا جب ظاہر ہاجرہ کثیر تھیں مگر حقیقت بہت سی بی بیوں سے
 ہجرت تھیں اور ان بی بیوں سے تھیں جن سے السجل شانہ نے کلام کیا چنانچہ
 تمہاری کتاب مقدس بیان پیدائش کے باب میں لکھا ہے کہ (بی بی سارہ ابراہیم
 سے کہا کہ اس لونڈی ہاجرہ کو اور اوس کے بیٹے اسمعیل کو نکال دی تا میرے بیٹے
 اسحاق کے ساتھ وارث نہ ہو تب ابراہیم نے بموجب حکم خدا بہ خاطر سارہ ہاجرہ
 کو روٹی اور پانی کی مشک دیکر رخصت کیا اور ہاجرہ روانہ ہوئی جب بیابان
 میں پہونچی مشک کا پانی تمام ہوا تب ہاجرہ نے اپنے لڑکے کو ایک بھاڑ کے نیچے
 ڈال دی اور آپ دوڑ جا بیٹھے تالڑکے کا مرنا نہ دیکھوں اور خوب چلا کے روٹی
 تب خدا نے کہا اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا مت ڈر کہ خدا نے تیرے لڑکے کی
 آواز سنی اور اوس کو اٹھا کہ میں اوس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا اور خدا اوس کے ساتھ
 تھا اور وہ فارن کے بیابان میں چشمہ کے پاس ہا) اور اوس کی کتاب کے باب ۱۲
 میں لکھا ہے (اسمعیل کو میں برکت دوں گا اور اوس سے بہت بڑا ونگا اوس سے بارہ
 سردار ہوں گے) ان آیات سے بزرگی بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کی ثابت ہے
 اور تمہارے بنی علیہ السلام کی بزرگی میں جو آیات تمہاری کتاب میں موجود ہیں ہم ان کو
 بھی لکھتے ہیں۔ اول یہ کہ تمہاری کتاب مقدس تو ریت حصہ موسوم بہ شانہ
 کی باب میں لکھا ہے کہ (میں اون کے بھائیوں سے ایک بھائی سا بنی بریا

اور اب تک زمین بیت المقدس کے مالک رہنا اس احکام کے مطابق ہم
اہل اسلام کے سوا دوسرا ہو نہیں سکتا پس اللہ کا راضی ہونا اور شادمان
رہنا ہم سے ثابت ہوا۔

یاد رہے آپ کی کتاب مقدس موسوم بہ پیدائش کے باب آیت تین لکھا ہے
(جو ابراہیم کو برکت دیتا ہے میں اسے برکت دوں گا۔) اس حکم کی مطابق
بھی ہم ہی مسلمانوں کے سوا کوئی نہیں کیونکہ ہر روز چوبیس بار ہر نماز کے
تشہد میں بارکت ابراہیم و آلہ ابراہیم کہتے ہیں نہ تم۔
دوازدہم انجیل متی کے باب آیت ۲۱ میں لکھا ہے کہ (جو پچھلے میں سو پچھلے ہو
اور پچھلے پچھلے) اس آیت سے ظاہر ہے کہ آپ نصرانی پہلے میں سو پچھلے
اور ہم مسلمان پچھلے میں سو پچھلے ہوں گے۔

دلیل سیزدہم کتاب مقدس بیان یرمیاہی کے باب آیت پانچ میں لکھا ہے
کہ (لعنت اُس انسان پر جو انسان پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا سے پھر جاتا
اور مبارک ہو وہ آدمی جو خدا پر توکل کرتا ہے) اس حکم میں بھی ہم مسلمان داخل
ہیں جو خدا پر توکل کرتے اور تم حضرت مسیح پر بھروسہ کرتے ہو جیسا کہ پولس صلیبی
کہتے ہیں کہ (اوس نے سب گناہ تمہارے بخش دیے) پس حکم مبارک کی ہمارے
لئے اور مفضوبی تمہارے لئے۔

دلیل چہار دہم کتاب مقدس موسوم بہ پیدائش کے باب آیت تین لکھا ہے
(میں سمر کی ندی سے فرات کی ندی تک ابراہیم کی اولاد کو دوں گا) اسے
رستن صاحب دیکھو نقشہ جہان کہ پھر زمین سمر سے فرات تک کی بادشاہ اسلام

قید بیت المقدس قرار دیا۔ بست دیکم جیسا حضرت موسیٰ نے لادیلون کو پانی
 چھڑک کے پاک کیا ویسا ہی ہمارے بنی شیب عقد فاطمہ اور علی پر پانی
 چھڑک کے پاک فرمائے۔ بست دوم جیسا ہارون کی اولاد کو نظر لینے کی
 اجازت اور صدقہ کے کھانے کی ممانعت ہوئی ویسا ہی حسن حسین کو ہتھ
 لینے کی اجازت و صدقہ کی ممانعت ہوئی۔ بست سوم اور جواز ذبیحہ و ختنہ
 و ادائی نماز و روزہ و حج و حرمت شراب و سور و غیرہ میں حضرت موسیٰ کو حکم خدا
 ہوا ویسا ہی ہمارے بنی کو ہوا۔ بیچہ علامات مسطورہ حضرت مسیح میں بہن پائی
 جاتی سواے ہمارے بنی کے اس لئے آیت مسطورہ کی مصداق ہمارے
 بنی ہیں۔ دلیل دوم کتاب مقدس کے باب استثنائین لکھا ہے کہ (خدا
 کو سینا سے آیا اور شیر سے طلوع کیا اور فارن کے بھاڑ سے جلوہ گر ہو کر
 دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے واسطے ہاتھ میں ایک آتش
 شریعت اور کھنجر (لئے تھی) اس آیت میں کوہ سینا سے آنا مراد حضرت
 موسیٰ سے ہے اور کون شیر سے آنا مراد حضرت عیسیٰ سے ہے اور کوہ فارن کون
 مکہ ہے جہاں سے ہمارے بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور
 دس ہزار قدسیوں سے مراد فرشتہ ہیں جو جنگ و بدر و احد میں اکثر لوگوں
 نے اہل حق گھوڑوں پر سفید پوشاک پہنے ہوئے سوار آسمان سے اترنے اور
 حضرت کے لشکر کی مدد کرنے دیکھے اور ہمارے قرآن میں بھی خداوند عالم نے
 فرشتوں کو آبی مدد کی لئے بھیجا سو ذکر فرمایا ہے۔ اور آتش شریعت سے مراد
 ہمارے جس سے حضرت نے جان و مال و گھر و کھانا

موعودہ پر جہاد حضرت موسیٰ کے فرزندوں نے کیا اور نہ حضرت ہارون
 کی اولاد نے بلکہ یوشع نے کیا ویسا ہی ان ملکوں پر ہمارے بنی کی اولاد نے
 جہاد نہیں کیا اور نہ حضرت علی کی اولاد نے کیا بلکہ آپ کے صحابی ابو بکر نے
 جہاد کی۔ چھار دہم جیسا دریا بے بیرون سے حضرت یوشع کا نام شکر
 واسطے جہاد کے بغیر کشتی کے گذرا اور اس گذرنے سے شکر مخالف کو
 تعجب ہو کر ہیبت ہوئی اور ملک فتح ہو گیا ویسا ہی شکر اسلام جنگ فارس میں
 ندی سے بغیر پل اور کشتی کے عبور کیا اور کسی کو ضرر نہ پہنچا مگر ایک لشکر کی کا
 ایک پیالہ جو اس ندی میں گذرتے وقت پانی میں گرا تھا وہ نہ ڈوبا بلکہ
 اسی ندی کے موجوں نے کنارے لگا دیا جس سے شکر مخالف کو سخت
 تعجب و ہیبت ہوئی اور شکر مخالف پس پا ہوا۔ پانزدہم جیسا حضرت موسیٰ
 مال لوٹ تقسیم فرمایا ویسا ہی ہمارے بنی نے کیا۔ شانزدہم جیسا حضرت
 موسیٰ نے نئی شریعت کو رواج دیا ویسا ہی ہمارے بنی نے۔ سترہم جیسا حضرت
 موسیٰ بغیر واسطہ ملائکہ کوہ طوہر پر اللہ سے باتیں کیں ویسا ہی ہمارے بنی
 عرش پر اللہ سے تکلم فرمائے۔ ہتر دہم جیسا حضرت موسیٰ کو اللہ نے
 کتاب مقدس تواریخ عنایت فرمایا ویسا ہی ہمارے بنی کو قرآن مجید عطا
 فرمایا۔ نوزدہم جیسا حضرت موسیٰ نے مدائن سے اگر مصر کو بغیر ارٹے
 مغلوب کیا ویسا ہی ہمارے بنی نے مدینہ سے اگر مکہ کو بغیر ارٹے فتح کی۔
 بیستم جیسا حضرت موسیٰ نے قبلہ ہریم ترک کر کے ایک نیا قبلہ قرار

وہیں پانی سے نکل کر اوپر آیا دیکھا تو اس کے لئے آسمان کھل گیا اور سچے
 خدا کی روح کو کبوتر کے مانند اپنی اوپر آتی دیکھا م اس آیت میں کچھ عبارت
 بڑی ہی گہری ہے جس سے اگسار مسیح کا مہینہ پانا نکلتا ہے یہی غلط ہے کیونکہ
 بتلینح احکام الہی میں عجز و انکسار و خضوع کا کچھ دخل نہیں سوائے اس کے
 اگر مسیح کو یوحنا سے مہینہ پانے کی حاجت نہ تھی تو کیوں قبل از مہینہ
 پانے کی حضرت مسیح کے لئے آسمان کھل نہ گیا اور خدا کی روح نازل نہ ہوئی
 اور جو بعد حضرت یحییٰ کے غسل توبہ دینے کی حضرت مسیح کو کشف ہوا الہامات
 ہوا کہ یوحنا حضرت مسیح سے افضل تھے اور نیز حضرت مسیح کے اس ارشاد سے
 بھی انصافیت یوحنا ثابت ہے جو انجیل نوقا کے باب ۲۰ میں ہے
 (جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا مہینہ دینے والے سے کوئی نبی بڑا نہیں
 پس اس سے یقیناً ثابت ہوا کہ تعین آنے والے زور آور سے مراد جناب
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو تمام عالم کے ہدایت کے لئے مبعوث
 ہوئے چنانچہ آپ کی بابل میں ہے کہ اب ساری جہان کا سردار آتا ہے اور
 حضرت مسیح تو فقط بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے جو انجیل متی کے باب ۱۰
 آیت ۲۰ میں لکھا ہے کہ (میں سوائے اسرائیل کے کہوئی ہوئی بہیرون کی دوسرے
 کے پاس نہیں بھیجا گیا) اور جو تھا فرمان یوحنا کہ (وہ مہینہ روح القدس اور آگ سے
 ہمیشہ دیگا اور کسا سوپ اس کے ہاتھ میں ہے الی آخرہ) اس بیان سے
 مر کیا عیسے علیہ السلام مراد نہیں ہو سکتے اس لئے کہ حضرت مسیح یانی سے
 غسل توبہ دینے والے اور آگ سے مراد تو اسے حضرت مسیح کے زمانہ میں

ولتسل سوم انجیل متی کے باب آیت ۱۱-۱۲ میں ہے کہ (میں تمہیں پاؤں
 سے بتیمہ دیتا ہوں لیکن وہ میرے بعد جو آتا ہے مجھ سے زور آورے کہ
 میں اوس کی جوتیان اوٹھانے کے لائق ہوں وہ تمہیں روح القدس اور
 آگ سے بتیمہ دیگا اور اوسکا سوب اس کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے کہلیان کو
 خوب صاف کرے گی گیہوں کو جمع کرے گا اور ہوسے کو اوس آگ میں جھوٹے گا
 جو ہرگز نہیں بچتی) یہ آیت بچند وجوہ ہمارے رسول کی بشارت باسعادت
 پر دلالت کرتی ہے اگر خداوند تعصب کو دخل نہ دیا جائے ہر صاحب قلب
 سلیم کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ اول کہ یوحنا کی کے اس لکھ سے (جو میرے
 بعد آتا ہے) حضرت مسیح ہرگز مراد نہیں ہو سکتی اسلئے کہ حضرت عیسیٰ یوحنا کے
 بعد نہیں آئے بلکہ یوحنا حضرت مسیح کے زمانے میں موجود تھے حتیٰ کہ مسیح کو
 یوحنا نے غسل توبہ دیا۔ دوم یہ کہ (مجھے زور آورے اور میں اوسکی جوتیان
 اوٹھانے کے لائق ہوں) اس حکم سے حضرت مسیح ہرگز مراد نہیں اس لئے
 کہ یوحنا نے عیسیٰ علیہ السلام کو غسل توبہ دیا اور جو غسل توبہ دلالت ہے
 وہ افضل ہوتا ہے اوس سے جو غسل توبہ پاؤں چنانچہ انجیل متی کے
 باب کے آیت ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ میں لکھا ہے کہ (یسوع طویل سے بیرون
 کے کنارے یوحنا کے پاس آیا تاکہ اوس سے بیتھ پاوے پر یوحنا نے اسے
 منع کیا اور کہا کہ میں تجھے بیتھ پایکا محتاج ہوں اور تو میرے پاس آیا ہے
 یسوع نے جواب میں اوس سے کہا اب ہونے دے کیونکہ میں مناسب کہوں
 ہی سب راست بازی پوری کریں تب اوس نے ہونے دیا اور یسوع بیتھ پایا کہ

اس احکام میں اقبال مند سے مراد ہمارے نبی بنی جزمین خشک عرب سے
 کو نیل کے طرح لینے خوش نما نکلی اور نہایت ہاتھ سے مشرکون کی ستانی
 گئی اور غمزدہ ہوئی تو بھی بدعائد فرمائے اور مرضی خدا کی اپنی دانتے
 حاصل ہوئی کہ لاکھون آدمی تو حید خدا کی قایل ہوئی اور راہ راست یابی
 اور حضرت عیسیٰ کی بہ نسبت مسیح کی بڑی ہوئی اور اپنی اولاد کو دیکھے اور جہاد کے
 لوٹ کا مال تقسیم فرمائے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نہ اولاد کو دیکھے اور نہ جہاد کی
 اور نہ مال تقسیم فرمائے۔ اور آیت کہ (اوس کی قبر بھی شہر یرون کی درمیان
 ٹھہرائی گئی تھی) اس آیت کی تاویل تم یوں کرتے ہو کہ جب عیسیٰ علیہ السلام
 مصلوب ہوئی تو وہ دو شر یرون کے درمیان تھے اسے کر سینے صاحب
 کجا زمین و کجا آسمان اس آیت کے مصداق بھی ہمارے نبی بنی جو جاہل امی
 عربون میں آپ مبعوث ہوئے اور انہیں کی ملک میں آپ کی مزار مبارک
 قرار پائی نہ بیت المقدس میں درمیان قبور انبیاء بنی اسرائیل۔ اب ہم
 تمہاری کتاب سے تمہارا جنہی ہوتا ثابت کرتے ہیں جو انجیل متی کے باب ۲۷
 آیت میں لکھا ہے (اوس دن لینے روز قیامت بہتری مجھے کہیں گے
 اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور
 تیرے نام سے دیون کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے کرامات
 ظاہر نہیں کیں اس وقت میں اُن سے صاف کہوں گا کہ کبھی تم سے واقف نہ تھا
 اے باکار و میرے پاس سے دور ہو) مطابق اس آیت کے پولس صاحب
 اور بطرس صاحب جو حضرت مسیح کے نام سے نبوت کی اور کرامات ظاہر

دہنیں ہوا جس آگ مراد لی جائے اور اون کے ہاتھ میں سوپ
 بنے تلواریں بھی تھی جس سے کہلیان کو صاف کرتے بلکہ ان کلمات کی مصداق
 ب محمد مصطفیٰ بن جو آگ لینے تلواریں سے اور روح القدس لینے کلمہ توحید
 ے غسل توبہ دی اور کہلیان کو صاف کی اور بہو سے لینے مشرکوں کو اس
 میں جو نہین کبھی لینے جہنم میں داخل کئے۔ دلیل خبسم یہ کہ جو بخیل
 نا کے باب ۱۶ آیت ۷ میں لکھا ہے کہ (تمہارے لئے میرا جانا فائدہ مند
 بلکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تلی دینے والا لینے فارقلیط تم پاس نہ آسکا
 روہ روح حق آدیکا تو بہتیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا اور وہ میری بزرگی
 بگام اس آیت کا مصداق سوائے ہمارے نبی کر اور کوئی نہین ہو سکتا
 ملے کہ فارقلیط کا ترجمہ احمد ہے اور یہی نام ہمارے رسول کا ہے اور آپ نے جو
 بائی طاہر کی وہ شریعت موجودہ سے ظاہر ہے اور جو حضرت مسیح کی آپنی
 گی کی اسکا قرآن شاہد ہے اور سچائی کی راہ بتانے کی دلیل یہ ہے کہ نزد
 ماری دیہود جو طلبہ لیم رکھتے تھے راہ توحید اختیار کی شرک سے منہ مڑی
 بل ششم یہ کہ جو کتاب مقدس اشعیا بنی کے باب ۵۲۔ میں لکھا ہے کہ (وہ جو
 برابندہ اقبال مند ہوگا وہ کوئل کی طرح خشک مین سے پھوٹ نکلا ہے
 نہایت ستا یا گیا اور غمزہ ہوا تو یہی اس نے اپنا منہ نہ کہولا اور
 ہ اپنی نسل کو دیکھے گا اور عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اس کے ہاتھ
 آوے گی اور وہ لوٹے کا مال نور آدرون کے ہاتھ باٹیکا اور وہ اپنی جان
 اوتھا کے سر ہوگا اور اس کا قدر شہر وں کے دریاں ہوگی) کہو

لک لئے نوکر دن کو جو پھلے سے بڑھکے بھیجا اور ہونے
 نے ساتھ بھی ویسا ہی کیا آخر اس نے اپنی بیٹی کو بھیجا لیکن باغیانہ
 اسے دیکھا تو کہنے لگے وارث یہی ہے پس مالک ان بدون کو
 اس طرح مار ڈالے گا اور انکو ستمان کو اور باغیانہ کو سوئے گا
 (برہ لاوے) دیکھو اس مثال سے ثابت ہے کہ جب حضرت
 لودھ اند عالم نے زیادہ قدرت دے کر بھیجا تو ہم مسیح کو
 براوند اور وارث کہنے لگے جس سے تم کو بدون کا خطاب
 تم لوہا رسول جو خط کلیو کو لکھی اور سکی باب نفقہ میں تحریر فرماتی ہیں کہ
 ری کے سوا دوسری انجیل نہیں یا سناوے وہ ملعون ہی
 تم لوگ جو انجیل متی ولوقا وغیرہ جوستے و سناتے ہو تو بول
 میں صاحب ملعون ہوے۔ ہفتم انجیل متی کے
 باب ۳۱ میں ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں سے شب
 پایا کہ (تم سب اسی رات ٹھوکر کھاو گے) چنانچہ ان بارہ
 ربون میں لینے شمعون جسے بطرس کہتے ہیں اور اودن کا
 اندریاس اور یعقوب اور اونٹن بھائی یوحنا۔ اور فلپس
 رتھولوما۔ اور سمی اور ملقا کا بیٹا یعقوب اور تسی اور
 نکتھائی۔ اور بھوواہ جسے اسکریتی کہتے اور یہی حواری
 حضرت مسیح کو تیس روپیوں کے لئے بھوویوں کے ہاتھ
 رفتار کروادی اور حواری صاحب اول لینے بطرس

کی بوجہ عیسیٰ علیہ السلام کو خداوند کہنے کے روز قیامت شفاعت سے محروم اور بدکاروں کے خطاب سے مخاطب ہوں گے۔
 دلیل دوم انجیل یوحنا کے باب ۳ آیت ۲۶ میں صاف لکھا ہے کہ (ابراہیم واسحاق و یعقوب اور سب بیٹوں کو خدا کی بادشاہت میں شامل اور آبا باھر نکالا دیکھو گے) اس آیت سے تم سب نصاریٰ کا بہشت سے باھر رہنا ثابت ہے۔

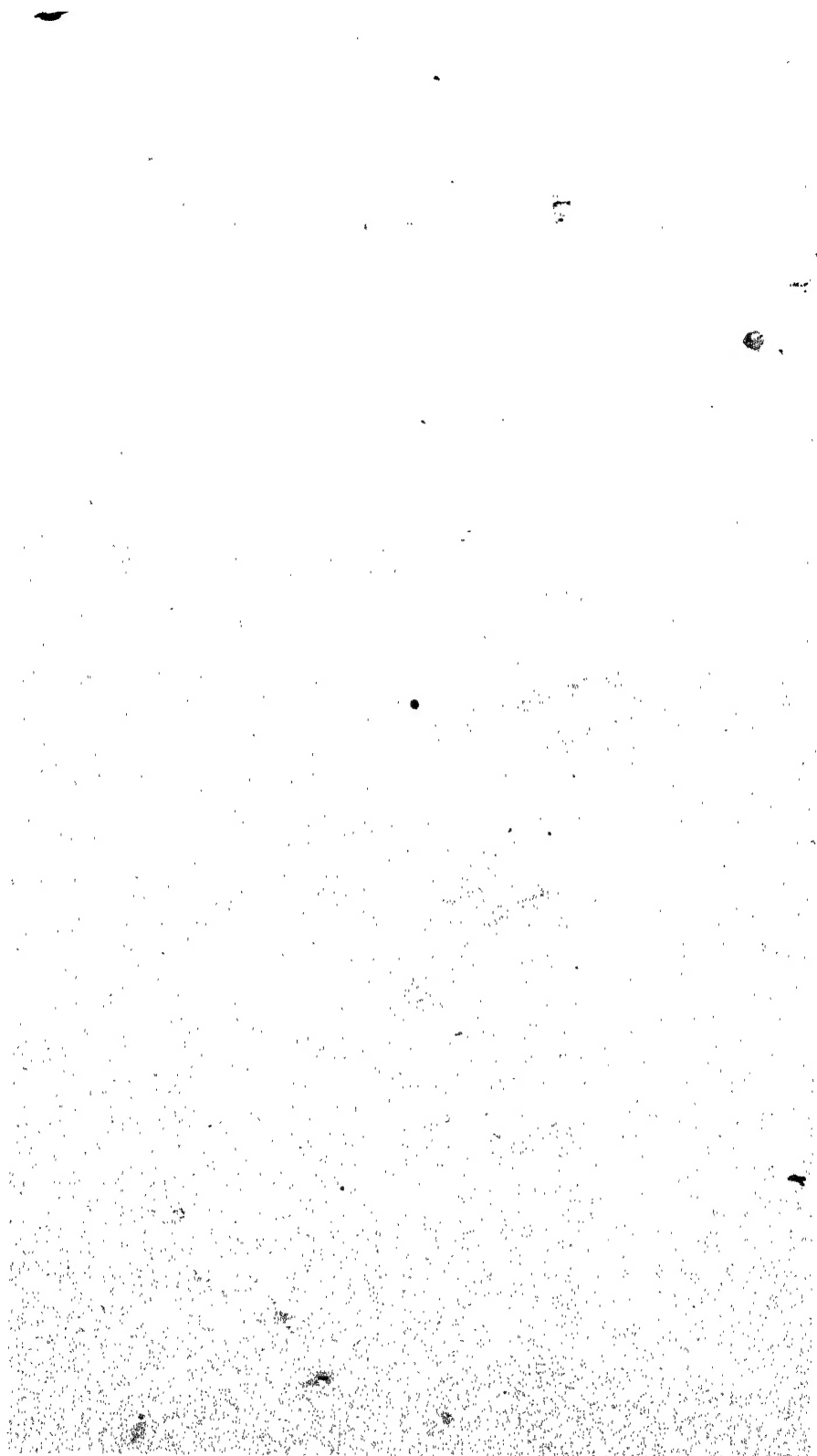
دلیل سوم انجیل متی کے باب ۱۹- آیت ۲۴ میں لکھا ہے کہ (اونٹ کا سارے کے ناکے میں سے گزر جانا آسان ہے کہ دولتمند کا آسمانی بادشاہت میں شامل ہونا) پس اس حکم کے مطابق داخل بہشت ہونا نصاریٰ ان اہل مدافہکین نہیں۔

دلیل چہارم انجیل متی کے باب ۱۷- آیت ۲۰ میں لکھا ہے کہ (اگر تمہارے واسطی کے واسطے برابر ایمان ہوتا تو اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں جلا جاتو وہ جلا جاتا)۔ جب تمہارے ذرہ سے ایمان کی پہچانت پھر قرار دی گئی کہ تمہارے حکم سے پہاڑ ٹل جائے لیکن تمہارے حکم سے تو سنگا نہیں سرکتا لہذا تم نصاریٰ مطابق انجیل بے ایمان ہو۔

ختم انجیل کے باب ۲۳ آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ (ایک گھر کا مالک تھا کہ چہرے اکبرستان لگایا اور باغبانوں کو سر پناجب موسم میوے کے قریب آبا اور میں نے اپنے نوکرین کو بھیجا کہ چل لاؤ میں پرانا بنانے میں کے نوکرین کو کبڑا کر ایک کو مارا اور ایک کو تیراؤ کب

مارا جانا کفارہ ہوتا ہے تو حد بائچے بھی تمہارے قتل کئے گئے اور اگر
 کسی نبی کے شہید ہونے سے کفارہ ہوتا ہے تو بہت سے نبی اور رسول
 مارے گئے خصوصاً حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام کو مارا گیا تھا اور ان کو تمام نبیوں سے
 بہتر و اچھا سمجھتے ہو مانتے تھے ہیر دوس کے حاکم ملک جو تھامی تھا یحییٰ
 شہید ہوئے کیونکہ ان کے خون کو کفارہ قرار نہیں دیا پھر وہ کون سے
 خصوصیت ہے کہ جو حضرت مسیح کا مصلوب ہونا ہے کفارہ ٹھہرایا گیا ای
 لرسیتن صاحب آپ کا پہلا دین جو اسلام تھا اوس دین کی کتابوں سے
 آپ کو بخوبی امام حسین فرزند علی مرتضیٰ جگر گوشہ فاطمہ نور چشم غی آخر
 زمان میں روز بھوکے پیاسے مہاولا و صغیر سن کہ بے قصور شہید
 ہوئے یہ آپ کے نزدیک ثابت اور یقین سے کفارہ نہیں سمجھتے۔ اور
 حق یہ ہے کوئی نبی کا خون کفارہ نہیں ہو سکتا البتہ حضرت موسیٰ و حضرت
 عیسیٰ اور ہمارے نبی بنی اور امام حسین بکرم خدا شفیع گناہ گاران ہوں گے۔
 و حضرت عیسیٰ اپنے تین سال اور تین ماہ اور تین روز کی تبلیغ رست
 میں کبھی ایسا ارشاد نہیں فرمایا کہ تم عمل نہ کرو میرا مصلوب ہونا ہے تمہاری
 نجات کے لئے کافی ہے یہ باتیں میری سن کر کرستین صاحب بہت کبھی
 فرمائے اور متفکر ہو کر سر جھکاے ہوئے اٹھ گئے اقرار اسلام بذہن و
 دین کیا کہ جو وظیفہ ان کو گو کہ اس وقت صاحب دیتے ہیں موقوف کر دین
 یہ ہم اپنی بحث کو اس کلام پر ختم کرتے ہیں کہ ہادی مطلق تم کو اور دوسرے

حضرت مسیح سے تین بار انکار کی انہیں حضرت مسیح نے ملعون
 کہا ہے جو انجیل مسیحی کے باب ۱۶ آیت ۲۳ سے بخوبی ثابت ہے
 باقی حواریوں تو سب بھٹو کر کھائے والوں میں شامل ہیں
 اور آپ کی کتابوں یعنی انجیل مسیحی و مرقس و لوقا و یوحنا
 لی یہی حالت ہے کہ ہر ایک میں تناقض آیات و احکام ہیں اور
 ایک کتاب دوسری کتاب کے کئی سال بعد مرتب ہوئی ہے
 چنانچہ اہل انجیل مسیحی زبان عبرانی میں تیار ہوئے اور
 ۵۰ سال کے بعد انجیل مرقس زبان سریانی اور ۶۰ سال
 کے بعد انجیل لوقا شہر النطاکیہ میں زبان یونانی اور ۷۰ سال
 کے بعد انجیل یوحنا شہر اہلی سوس میں زبان رومانی جسے
 ماطین بھی کہتے ہیں اور بعد ان کے خطوط پولس صاحب جسے
 انجیل الہامی قرار دئے ہیں اور بعد اس کے آخری نسخہ
 میں نیوٹنٹ چھپے جس میں خلاف عقل و نقل احکام داخل
 ہیں جن کے اختلافات کسی قدر ہم نے اس کتاب میں لکھے
 ہیں اسے کرستین صاحب مشرک سے باز آؤ دین پولسی چھپوڑو
 اور عمل نیک کرو تاکہ تمہارے کام آوے یہ خیال محال
 جہاں کہ مسیح تمہارے گناہوں کے کفارہ ہیں جیسے اگر کسی
 کا بار اچانا کفارہ ہے تو کس واسطے تم ہزار ہا گناہوں کو جو
 مسلمانوں کے لئے صرف کفارہ ہندو مت کے لئے الگ ہے



ہدایت نیک دے اور راہِ راست بتائے آمین۔

قطعہ تاج

بھر سائش فکر طائرِ حوینِ فلکِ پیمائندہ
دورِ بینانِ جهانِ گفتند منظرِ اکلام

۱۳۱۳ھ

چونِ حجابِ باصواب از میرزا صاحب شدہ
گفت جانِ قدسیان نیست علیہ السلام

۱۳۱۳ھ

P 3	P 4	P 5	P 6	P 7
P 28	P 29	P 30	P 31	P 32
P 53	P 54	P 55	P 56	P 57
P 78	P 79	P 80	P 81	P 82
P 103	P 104	P 105	P 106	P 107
P 128	P 129	P 130	P 131	P 132
P 153	P 154	P 155	P 156	P 157

